اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ
اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔ قَالَ
ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب - باب ووصینا الانسان بوالدیہ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا، پھر کون
سا؟ فرمایا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض کیا، پھر کون سا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کو اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل قرار دیا ہے۔ اگرچہ فقط انہی میں بارگاہِ خداوندی میں محبوبیت عمل کو محدود و محصور نہیں قرار دیا جاسکتا، تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان تین چیزوں پر عمل کا بہت بڑا دارومدار ہے اور امورِ خیر میں ان کو انتہائی اہمیت و فوقیت حاصل ہے۔

نماز اسلام کے پانچ بنیادی اور اساسی ارکان میں سے ہے۔ جو شخص مسلمان کہلاتا ہے لیکن تارکِ نماز ہے، اس کا کوئی عمل دربارِ الٰہی میں قبول نہیں۔ حدیث کی رو سے مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کو حدِ فاصل کی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن و حدیث میں بار بار نماز کی تاکید فرمائی گئی ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ نماز تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر پڑھی جائے، کامل خشوع و خضوع سے ادا کی جائے، اعتدال و توازن اور اطمینان و سکون سے یہ فریضہ ادا کیا جائے، رکوع و سجود اور قیام و قعود میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے، وقت کی پابندی کی جائے اور اس میں کسی نوع کی غفلت نہ برتی جائے۔ جو لوگ نماز میں ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے اور پورے اہتمام و انہماک سے نماز ادا نہیں کرتے، وہ ہرگز نماز کی ادائیگی کا حق ادا نہیں کرتے۔ وقت بے وقت نماز پڑھنا اور کامل یکسوئی سے یہ فریضہ ادا نہ کرنا،

اللہ کے نزدیک قابلِ پرستش ہے۔ قرآن و حدیث میں ان نمازیوں کی مذمت فرمائی گئی ہے جو بے توجہی اور عدمِ انہماک سے نماز پڑھتے ہیں۔ جی لگا کر اور حضورِ قلب سے نماز پڑھنا اور وقت پہ پڑھنا، اللہ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ اور محبوب عمل ہے۔

دوسرا عمل جو اللہ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ اور محبوب تریں عمل ہے، ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک اور نیکی کا برتاؤ کرنا ہے۔ اس کا قرآن مجید میں بھی حکم دیا گیا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تمھارے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم فقط اللہ کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ۔ یعنی اللہ کی عبادت اور ماں باپ سے حسنِ سلوک کو اکٹھا ذکر کیا گیا ہے اور ان دونوں چیزوں کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نماز کے بعد ماں باپ کی عزت و احترام اور ان سے حسنِ سلوک کا نمبر آتا ہے۔ جو لوگ ماں باپ کو قابلِ احترام نہیں گردانتے اور ان سے اچھا سلوک نہیں کرتے، وہ خدا کے نزدیک قابلِ گرفت ہیں۔ ماں باپ کا مرتبہ شرعی اعتبار سے انتہائی اونچا ہے اور وہ ہر لحاظ سے لائقِ اکرام ہیں۔

تیسرا عمل راہِ خدا میں جہاد کرنا ہے۔ جہاد کو قرآن و حدیث کی رو سے عبادت کا درجہ حاصل ہے اور اس کی متعدد مقامات پر مختلف اسالیبِ بیان میں انتہائی اہمیت بیان فرمائی گئی ہے۔ جہاد ہاتھ میں تلوار لے کر بھی کیا جاتا ہے اور زبان و قلم سے بھی۔ جیسے حالات ہوں اور جس صورت میں مناسب ہو، جہاد کرنا چاہیے اور خلوصِ نیت اور خوفِ خدا کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھ کر کرنا چاہیے۔

جہاد کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کو پھیلانے اور برائی کے دروازوں کو بند کرنے کے لیے اپنی تمام تر طاقت صرف کر دینی چاہیے۔ نیکی جس صورت میں بھی معاشرے میں عام ہو سکتی ہے، اس کے لیے پوری جد و جہد کرنی چاہیے۔ اس میں کسی قسم کی سستی اور کاہلی کا مظاہرہ قطعاً نہیں ہونا چاہیے۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کی مختصر تشریح ہے۔ جو لوگ اس پر عمل پیرا ہو گئے، انھوں نے دین اور دنیا میں کامیابی حاصل کر لی۔